بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# نظرات

وزیر اعظم اندرا گاندھی لائق صد مبارکباد ہیں کہ صدارتِ جمہوریہ کا انتخاب غیر معمولی اکثریت سے جیت کر کانگریس کا چھنا ہوا وقار پھر واپس لے لیا اور اپنے فکر کی پختگی، عزمِ راسخ اور نہایت بلند حوصلہ وہمت کے باعث ایک ایسا عظیم کارنامہ سرانجام دے دیا جو سکولرزم اور جمہوریت کی پوری تاریخ میں آپ اپنی مثال ہے۔ چنانچہ جن لوگوں نے بڑے وثوق اور اعتماد کے ساتھ پیش گوئی کی تھی کہ اندرا گورنمنٹ بس چھ سات مہینہ کی مہمان ہے صدارت کے انتخاب کے بعد انہیں برملا اپنی غلط اندیشی کا اقرار واعتراف کرنا پڑا ہے۔ اس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا کہ یہ انتخاب اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ ملک کا دستور سکولر اور جمہوری ہے اور صرف اتنا نہیں بلکہ جن سنگھ اور بعض اور فرقہ پرور جماعتوں کے نہایت گھنونے پروپیگنڈہ کے باوجود کانگریس امیدوار کا ووٹوں کی بھاری اکثریت سے کامیاب ہو جانا اس بات کی بھی دلیل ہے کہ ملک کی اکثریت کا ذہن سکولرزم اور جمہوریت کے بارہ میں صاف ہے اور فسطائی ذہنیت (جیسا کہ ہر ملک میں ہوتا ہے) چند گنے چنے افراد تک ہی محدود ہے، یہی وہ لوگ ہیں جو حکومت کی کمزوری کے باعث ملک میں لا اینڈ آرڈر کے اضمحلال کا سہارا لے کر فرقہ وارانہ فسادات کراتے اور اسی نوع کی دوسری غیر سماجی حرکات کا ارتکاب کرتے ہیں۔ کانگریس نے جس حاضر حواسی، بیدار مغزی اور عزمِ راسخ کا مظاہرہ صدارت کے انتخاب کے موقع پر کیا ہے۔ اگر قومی وملکی مسائل میں بھی حکومت اور کانگریس دونوں اتنے ہی بیدار مغز اور عالی حوصلہ رہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ملک ترقی اور اصلاح کے سیدھے اور صاف راستہ پر گامزن ہو۔

لیکن جس طرح کوئی نام کا مسلمان بھولے بسرے جمعہ یا عید کی نماز پڑھ لے تو اگرچہ اس میں شک نہیں کہ اُس کا یہ عمل مسلمان ہونے کی دلیل ہے یا یُوں کہیے کہ اُس نے نماز میں شرکت اس لئے کی کہ وہ مسلمان تھا، ورنہ اس کا کوئی